ابوسفیان تائب

حمد باری تعالیٰ

تیرے در کا ہوں سوالی میری جھولی بھر دے
تو غنی داتا ہے قطرے کو سمندر کر دے
ہو تیری ذات پہ ہر حال میری پہلی نظر
میرے دل میں یہی آموختہ ازبر کر دے
تیری رحمت کی ہو امید میرے دل میں بسی
میں تیرے خوف سے لرزوں مجھے ایسا ڈر دے
تیری مخلوق سے ہو جائے مجھے ایک حجاب
صرف اپنی ہی محبت میرے دل میں بھر دے
تا ابد کھلتے رہیں اس میں محبت کے گلاب
یاالٰہی دلِ ویران کو گلشن کر دے
ہیں رواں قافلے کتنے تیرے گھر کی جانب
میں بھی آؤں تیرے گھر میں مجھے بال و پر دے
سانس جب تک ہے تیری حمد و ثنا لکھتا رہوں
معرفت اپنی میرے دل میں اجاگر کر دے
روسیاہی کہیں برباد نہ کر دے مجھ کو
سب گناہوں سے الٰہی مجھے تائبؔ کر دے

وجودِ باری تعالیٰ

باغ کی بے رنگیوں میں تیری گُل کاری کا نقش
باغ کی رنگینیوں کا مرکزِ معہود تُو
کیا کرے گا دَہریہ انکار تیری ذات کا
دَہر کا قائل ہے وہ اور دَہر میں موجود تُو

علامہ طالوت مرحوم